



## سوال

(326) تحریری طلاق

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بہن اور بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے اپنی بہن سے کہا کہ ہوقلم لائے چنانچہ اس نے کسی کی طرف منسوب کئے بغیر لکھ دیا: طلاق طلاق۔ چنانچہ اس بہن نے قلم چھین لیا اور تین بار لکھا طلاق طلاق طلاق پھر اس شخص نے یہ کاغذ بیوی کی طرف پھینک دیا اور کہا دیکھو جو میں نے لکھا ہے صحیح ہے؟ حالانکہ اس نے یہ الفاظ بیوی کو طلاق کے ارادہ سے نہیں لکھے تھے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس شخص کا ارادہ طلاق کا نہیں تھا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس کا ارادہ تو محض الفاظ لکھنے کا تھا یا طلاق جینے کے علاوہ اس کا کوئی اور ارادہ تھا اور نبی کریمؐ نے فرمایا:

((إنما الأعمال بالنیات)) (صحیح البخاری)

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

اہل علم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے اور بعض کے بقول جمہور کا یہ قول ہے کہ کتابت کنایہ کے معنی میں ہے اور کنایہ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، علما کا صحیح ترین قول یہی ہے ہاں البتہ کتابت کے ساتھ اگر کوئی ایسی چیز بھی شامل ہو جو طلاق کے ارادہ پر دلالت کرتی ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی لیکن مذکورہ واقعہ میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے جو طلاق واقع کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتی ہو لہذا اصل یہی ہے کہ اس صورت میں نکاح باقی رہے گا اور نیت کے مطابق عمل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو دین میں فقاہت اور ثابست قدمی عطا فرمائے۔ (آمین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



## کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 311

محدث فتویٰ